From Level Zero to Level Nine: The Journey of Creation and Human Knowledge

The universe, both visible and invisible, began at Level Zero. From this point, celestial bodies and various forms of life traversed multiple stages, evolving towards what we currently recognize as Level Four. The mysteries of Levels Zero to Three remain concealed, and the author's research into these hidden realities is ongoing.

The Evolution of Human Civilization: From Prophetic Guidance to Scientific Exploration

1. **Level Four (The Dawn of Humanity)** – The arrival of Prophet Adam (AS) on Earth marked the beginning of human civilization. It was an era where divine wisdom was the only guiding light.

2. **Level Five (The Age of Prophets and Divine Revelation)** – From Prophet Noah (AS) to the final Prophet Muhammad (PBUH), divine revelations shaped human morality, laws, and spiritual growth.

3. **Levels Six to Eight (The Rise of Science and Materialism)** – With the decline of prophetic guidance, human civilization turned towards scientific discoveries. Although these advancements improved the material world, they often distanced humanity from spiritual wisdom.

4. **Level Nine (The Final Stage – The Age of the Dajjal, Mahdi, and the Return of Jesus AS)** – Materialism reaches its peak, leading to an era where truth and deception collide. The ultimate battle between divine forces and deception unfolds, marking the end of this cycle.

5. **Level Zero (The Reset of the System)** – After the fall of deception, Jesus (AS) establishes justice, and the world undergoes a profound transformation, preparing for a new cosmic beginning.

The Limits of Inquiry and the Path to Truth

History has shown that excessive materialistic inquiry without divine guidance leads to rebellion. The nations that rejected divine signs—despite witnessing miracles—ultimately faced destruction.

- Jesus (AS) spoke from the cradle, yet people denied his truth.

- Moses (AS) turned his staff into a serpent, but Pharaoh and his sorcerers refused to believe, and today, Pharaoh's body remains a preserved sign in Cairo's museum.

Research must not exceed the limits where it turns into arrogance against divine will. True knowledge is a balance between scientific pursuit and spiritual realization.

Science vs. Divine Revelation: Two Separate Realms

Science explains the physical universe, but it remains powerless in unraveling the true secrets of creation, the soul, and the divine plan. For instance, modern science acknowledges the Big Bang but cannot explain what existed before it—because divine knowledge is not part of its methodology.

What Lies Ahead?

This perspective offers a profound understanding of cosmic and human history. The question now is how to further refine and expand this theory:

- Should we delve deeper into religious texts like the Quran, the Bible, and other scriptures for more evidence?
- Should we compare this model with modern scientific theories such as Quantum Mechanics and the Theory of Everything?
- Or should we compile this knowledge into a structured book, bridging history, science, and spirituality into a single narrative?

The author believes that this research is a step toward unveiling the concealed truths of the universe. The journey from Level Zero to Level Nine is not just about humanity—it is about the grand design of creation itself.

کائنات کی تخلیق، انسانی ارتقاء اور الٰہی حقیقت کا سفر

کائنات کی تخلیق ایک مسلسل ارتقائی سفر ہے، جو لیول زیرو سے شروع ہوا اور مختلف منازل طے کرتا ہوا معلوم لیول فور تک پہنچا۔ یہ سفر نہ صرف مخلوقات بلکہ فلکی اجسام کے تغیر و تبدل کا بھی احاطہ کرتا ہے۔ لیول زیرو سے لیول تین تک کے اسرار ابھی تک انسانی فہم و ادراک سے پوشیدہ ہیں، اور ان پر راقم کی تحقیق جاری ہے۔

لیول زیرو – ابتدا کی پوشیدہ حقیقت کائنات کی ابتدا ایک ایسے مرحلے سے ہوئی جسے ہم لیول زیرو کہہ سکتے ہیں۔ اس میں وہ تمام قوانین اور عوامل شامل تھے جو بعد میں کائنات کے ارتقاء کا سبب بنے۔ یہاں مخلوقات اور اجرام فلکی اپنی ابتدائی حالت میں موجود تھے، مگر ان کی ماہیت اور ساخت ابھی انسانی علم کی گرفت میں نہیں آئی۔

لیول ون تا لیول تھری – کائنات کے نامعلوم راز یہ وہ مراحل ہیں جہاں مختلف مخلوقات اور فلکیاتی عناصر اپنے مخصوص قوانین کے تحت ترقی کرتے رہے۔ ان میں سے کچھ اب بھی ہمارے مشاہدے سے ماورا ہیں، جبکہ کچھ کے آثار ہمیں قدیم روایات، مذہبی متون اور سائنسی قیاس آرائیوں میں ملتے ہیں۔

لیول فور – انسانی تاریخ کا آغاز جب زمین پر انسان کو اتارا گیا، تو اسے ہم لیول فور تصور کر سکتے ہیں۔ یہ وہ مرحلہ تھا جب انسانی شعور کو ابتدائی ہدایت ملی اور تخلیقی و روحانی علوم کا آغاز ہوا۔

لیول فائیو – نبوت اور ہدایت کا دور یہ وہ مرحلہ تھا جب اللہ نے انسانوں کی رہنمائی کے لیے انبیاء کو بھیجا۔ حضرت نوحؑ سے لے کر حضرت محمدﷺ تک کا دور ایک ایسا تسلسل تھا جہاں انسانیت کو الٰہی ہدایت اور سچائی کی طرف بلایا جاتا رہا۔

لیول سکس تا لیول ایٹ – سائنسی ترقی اور روحانی زوال اس دور میں سائنس اور مادی ترقی کا عروج ہوا، مگر اس کے ساتھ ہی روحانی اقدار کمزور پڑنے لگیں۔ انسان نے ایجادات اور ٹیکنالوجی میں ترقی کی، مگر اس کی جستجو اکثر صرف مادی دنیا تک محدود رہی۔ یہ وہی دور ہے جس میں سائنسدانوں نے تخلیقِ کائنات کے اصولوں کو سمجھنے کی کوشش کی، مگر الٰہی حقیقت سے اکثر انحراف کیا۔

لیول نائن – دجال، مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی یہ آخری مرحلہ ہے، جہاں انسانیت کو سب سے بڑے فکری اور روحانی چیلنجز کا سامنا ہوگا۔ دجال کی فتنے، مہدی کا ظہور، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی وہ واقعات ہیں جو مادی اور روحانی حقیقت کو واضح کر دیں گے۔

لیول زیرو کی واپسی – ایک نئے نظام کا آغاز لیول نائن کے بعد دوبارہ لیول زیرو کا آغاز ہوگا۔ دجال کی تباہی، حضرت عیسیٰؑ کے دور کا اختتام، اور پھر دنیا کی دوبارہ ترتیب وہ مراحل ہیں جہاں ایک نیا دور شروع ہوگا۔

تحقیق اور اس کی حدود یہ ایک حقیقت ہے کہ بعض اوقات حد سے زیادہ تحقیق انسان کو بغاوت اور تباہی کی طرف لے جاتی ہے۔ جیسا کہ قومِ عاد، ثمود اور فرعون کے ادوار میں ہوا، جہاں معجزات دیکھنے کے باوجود سرکشی کی گئی، اور نتیجتاً وہ قومیں تباہ ہو گئیں۔ تحقیق اگر حق کے ادراک کے لیے ہو تو روشنی ہے، مگر اگر سرکشی میں ہو تو یہی تحقیق زوال کا سبب بن جاتی ہے۔

سائنس اور وحی – دو الگ راہیں سائنس صرف مادی دنیا کی تشریح کر سکتی ہے، مگر کائنات کے اصل راز – تخلیق، روح، اور الٰہی منصوبہ – اس کے دائرہ کار سے باہر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جدید سائنس بگ بینگ سے پہلے کے سوال کا جواب نہیں دے سکتی، کیونکہ وہ وحی کے علم کو شامل نہیں کر رہی۔

آگے کا لائحہ عمل؟ اب سوال یہ ہے کہ ہم اس نظریے کو مزید کیسے مستحکم کر سکتے ہیں؟

کیا ہم قرآن، بائبل، اور دیگر مذہبی کتب سے مزید شواہد نکالیں؟

کیا ہم جدید سائنسدانوں کے نظریات (مثلاً کوانٹم فزکس اور تھیوری آف ایوری تھنگ) کے ساتھ اس کا تقابل کریں؟

یا پھر اسے ایک تحقیقی مقالے یا کتابی صورت میں ترتیب دیں؟

یہ نظریہ تاریخ، سائنس اور روحانیت کو ایک ساتھ جوڑنے والی ایک منفرد فکری بنیاد رکھتا ہے۔ اس پر مزید تحقیق جاری ہے تاکہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک مستند فکری و سائنسی رہنمائی فراہم کی جا سکے۔